از عدالتِ عظمیٰ

ہیرالال بذریعہ قانونی نمائندے وغیرہ

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹر اودیگر

تاریخ فیصلہ: 22 فروری، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مہاراشٹر ازرعی آراضی (حدبندی اراضیات) ایکٹ، 1961:

دفعہ 6.12-حدبندی کے رقبے کا حساب-پانچ افراد پر مشتمل خاندان ایک اکائی کا حقدار ہے-اگر خاندان میں دو مزید افراد ہوں تو ہر ایک الگ سے ایک اکائی کا حقدار ہے- تاہم، اپیل کنندہ نے نہ تو حکام کے سامنے اور نہ ہی ہائی کورٹ کے سامنے یہ مؤقف اختیار کیا کہ اس کی تین بیٹیاں ہیں-اس عدالت کے سامنے پیش کردہ سرٹیفکیٹ-ایکٹ کے تحت کسی بھی اتھارٹی کے ذریعے کسی نتیجے کی تحقیقات کے بغیر وقت گزرنے کے بعد اس پر انحصار کرنا بہت مشکل ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 319، سال 1979۔

ایس سی اے نمبر 3045، سال 1973 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 1.9.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے راجندر چودھری، اپیل گزاروں کے لیے۔

ڈی ایم نرگولکر، جواب دہندگان کے لیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ اپیل یکم ستمبر 1979 کو خصوصی دیوانی درخواست نمبر 3045، سال 1973 میں بمبئی عدالت عالیہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

اس اپیل میں واحد سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندگان مہاراشٹر ایگریکلچرل زرعی آراضی [حد بندی اراضیات] ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت مزید دو اکائیوں کے حقدار ہیں۔ 1961 [مختصر طور پر، 'ایکٹ']؟

عدالت عالیہ میں یہ کہا گیا کہ ٹریبونل کو نظر ثانی درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنا چاہیے تھا اور تاخیر کو معاف کرنے میں ناکامی ریکارڈ کے سامنے ایک واضح غلطی تھی۔ عدالت عالیہ اس دلیل سے متفق نہیں تھی۔ قابلیت پر، عدالت عالیہ کے سامنے ٹریبونل کے حکم کو کوئی چیلنج نہیں کیا گیا۔ اپیل گزاروں کے وکیل، مسٹر کے راجندر چودھری نے دلیل دی کہ 25 اپریل 1962 کو ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت دائر اپنے ریٹرن میں، تصدیق میں انہوں نے ذکر کیا تھا کہ اپنے علاوہ ان کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ حد بندی اراضیات کے حساب میں، پانچ اراکین پر مشتمل خاندان ایک اکائی کا حقدار ہے اور اگر خاندان میں دو مزید اراکین ہیں، تو ہر ایک الگ سے ایک اکائی کا حقدار ہے۔ اگر اس پر غور کیا جائے تو ٹریبونل کا نتیجہ درست نہیں ہے اور یہ کہ اپیل کنندگان 30.4 ایکڑ سے زیادہ زمین پر نہیں بلکہ حد کے اندر ہیں۔ اس لیے عدالت عالیہ کا معاملے کو خارج کرنا درست نہیں تھا۔ اس دلیل کی حمایت میں کہ اپیل گزاروں کی تین بیٹیاں تھیں، وہ اسکول کے سرٹیفکیٹ کو ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ متعلقہ ہیڈ ماسٹر کی طرف سے جاری کیے گئے تھے۔

واحد سوال یہ ہے کہ: کیا عدالت عالیہ اپنے مذکورہ بالا نتیجے میں درست ہے۔ اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے قابلیت پر کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے صرف یہ دلیل دی کہ نظر ثانی درخواست دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کرنے سے انکار

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and integrity of this document

قانون کی غلطی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ تاخیر کی معافی ٹریبونل یا عدالت کی صوابدید ہے، جیسا کہ معاملہ ہو۔ چاہے عدالت اور ٹریبونل کے صوابدیدی اختیار کے اندر ہونے کی وجہ سے تاخیر کی معافی دینا ہو یا انکار کرنا ہو، ہمیں حکام کے ذریعے اخذ کردہ نتائج اور نتیجے سے اختلاف کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ملتی ہے۔ یہ سوال کہ آیا پہلے اپیل کنندہ کے دو اراکین ہیں کیونکہ تین بیٹیاں وہاں موجود ہیں، حکام کے سامنے دباؤ ڈالنے کے لیے اس کے لیے کھلا تھا لیکن بدقسمتی سے اس نے نہ تو کسی حکام کے سامنے یا نہ ہی عدالت عالیہ کے سامنے کوئی عرضی اٹھائی۔

ان حالات میں، اس عدالت کے لیے یہ بہت مشکل ہو گا کہ وہ ہمارے سامنے پیش کردہ سرٹیفکیٹس پر قانون کے تحت کسی بھی اتھارٹی کی طرف سے کسی بھی تحقیقات یا اس کے نتیجے کے بغیر انحصار کرے اور اس وقت کے فاصلے پر اس پر کارروائی کرے۔ ہمیں اس اپیل میں کوئی قابلیت نہیں ملتا۔ اس کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.18 12:31
I attest to the accuracy and integrity of this document